مقالات

مولانا عبدالغفار حسن

فطری نظامِ تخلیق، قرآن وسنت کی روشنی میں!

(۱) ﴿يأَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ، ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ، وَنُقِرُّ فِى الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى﴾ (الحج:۵)

''لوگو! تم (دوبارہ) جی اٹھنے کے بارے میں شک میں ہو تو (اس بات پر غور کرو) ہم نے تمہیں (کس چیز سے) پیدا کیا؟ مٹی سے۔ پھر (تمہاری پیدائش کا سلسلہ کس طرح شروع ہوا؟) نطفہ سے۔ پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر گوشت کی بوٹی سے (جو) شکل والی (بھی ہوتی ہے) اور بے شکل بھی۔ (یہ ہم اس لئے بتا رہے ہیں) تاکہ تم پر (اپنی ذات کی) کارفرمائیاں ظاہر کردیں۔ پھر (دیکھو) ہم جس (نطفے) کو چاہتے ہیں (کہ تکمیل تک پہنچائیں) اسے ایک مقررہ میعاد تک رحم میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔''

اس آیت میں انسانی پیدائش کے مراحل بیان کرنے کے بعد ﴿لِنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِى الْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى﴾ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ انسانی تخلیق کے تمام مراحل رحم میں درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ یہی ایک فطری نظامِ تخلیق ہے، اس کے علاوہ نلکی (ٹیوب) کا طریقہ غیر فطری ہے۔

(۲) ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِى قَرَارٍ مَّكِيْنٍ، ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً، فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾ (المومنون:۱۲،۱۳،۱۴)

''اور (دیکھو) یہ واقعہ ہے کہ ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا، پھر ہم نے اسے ایک محفوظ جگہ نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر ہم نے نطفے کو خون کا لوتھڑا بنا دیا۔ ہم ہی نے پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی کی ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا، پھر (دیکھو کس طرح) ہم نے اسے ایک دوسری ہی مخلوق بنا کر پیدا کردیا۔ پھر (کیا ہی) بابرکت ہستی ہے اللہ (کی) تمام صناعوں سے بہتر صناع۔''

اس آیت میں بھی انسانی تخلیق کے مختلف مدارج و مراحل بیان کرتے ہوئے آغاز میں فرمایا: فی قرار مکین اس سے مراد رحم مادر ہے، جیسا کہ آیت (۶) میں اس کی وضاحت ملتی ہے۔ ظاہر ہے کہ

ٹیوب کو قرارِ مکین قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ ٹیوب بدل سکتی ہے، جس سے اختلاطِ نسب کا قوی اندیشہ ہے۔

(۳) ﴿الَّذِیْ أَحْسَنَ كُلَّ شَيْئٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الإِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلٰلَةٍ مِنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالأَبْصَارَ وَالأَفْئِدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ﴾ (السجدہ:۷تا۹)

”(وہی اللہ ہے) جس نے جو چیز بھی بنائی، خوب ہی بنائی۔ اور اس نے انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی، پھر اس کی نسل نچڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی، پھر اس (کے پتلے) کو (نک سک سے) درست کیا، پھر پھونک مار کر اس میں روح پیدا کی، اور تم لوگوں کو کان، آنکھ، اور دل دیئے۔ (اس پر بھی) تم لوگ کم ہی (اس کا) شکر کرتے ہو۔“

اس آیت میں من سلٰلة من ماء مهين کا ذکر ہوا ہے یعنی کہ (اللہ نے) انسان کی نسل نچڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی۔ اس 'پانی' کو مصنوعی طریقے سے انسانی بدن سے کشید نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کے لئے یا تو جلق کی شکل اختیار کی جائے گی جو شرعاً ممنوع ہے جیسا کہ ذیل کی آیت (۱۲) سے معلوم ہوگا، یا عزل کا طریقہ استعمال کیا جائے۔ یہ عزل بھی جائز نہیں ہے، حدیث میں اس کو موؤدة صغریٰ (ہلکے درجہ کا زندہ درگور کرنا) قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید کی آیت ﴿وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ کے عموم سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ یہاں موؤدة صغریٰ اور موؤدة کبریٰ دونوں مراد ہوں گی۔

(۴) ﴿أَيَحْسَبُ الإِنْسَانُ أَنْ يُّتْرَكَ سُدًى، أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى، ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالأُنْثٰى﴾ (القیامۃ:۳۶تا۳۹)

”کیا انسان نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس کو (بلا باز پرس) یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا؟ کیا (ابتدا میں) وہ منی کا ایک قطرہ نہ تھا جو (عورت کے رحم میں) ٹپکایا گیا تھا، پھر وہ خون کا لوتھڑا بنا، پھر اللہ نے اسکو انسان بنایا، پھر اسکے (اعضاء) درست کئے، پھر اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں بنائیں“

ان آیات میں بھی رحم مادر میں منی ٹپکانے کا تذکرہ ہے کہ یہی فطری طریقہ ہے جیسا کہ سورۃ مرسلت میں واضح طور پر ارشادِ ربانی ہے:

﴿أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ فَجَعَلْنَاهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ، إِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ﴾

”کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ پھر ہم نے اس کو ایک مقررہ وقت تک محفوظ جگہ ٹھہرائے رکھا۔“ (مرسلات:۲۰،۲۱)

(۵) ﴿فَلْيَنْظُرِ الإِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ، خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ، يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ﴾ (الطارق:۵تا۷)

”پس انسان کو چاہیئے کہ (اور نہیں تو اتنی ہی بات کو) دیکھے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ وہ

پیدا کیا گیا ہے ایک اُچھلنے والے پانی سے جو ریڑھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔''

اس آیت میں محل استدلال ﴿ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ﴾ ہے۔ یہی فطری اور صحیح شکل ہے۔ نلکی ٹیوب کی صورت میں 'دفق' کا فقدان ہوگا۔ لذتِ مباشرت ایک فطری تقاضا ہے، اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے۔ ٹیوب میں یہ بات کہاں؟

(۶) ﴿خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ، يَخْلُقُكُم فِىْ بُطُوْنِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمَاتٍ ثَلٰثٍ، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ إِلٰهَ إِلَّاهُوَ، فَأَنّٰى تُصْرَفُوْنَ﴾ (الزمر:۶)

''اسی اللہ نے تم لوگوں کو (آدم کے) تن واحد سے پیدا کیا، پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لئے آٹھ قسم کے مویشی پیدا کئے۔ وہی تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں پیدا کرتا ہے (اور بتدریج) تین تاریکیوں میں ایک شکل کے بعد دوسری شکل (دیتا چلا جاتا ہے) یہی اللہ تو تمہارا ربّ ہے۔ بادشاہی اسی کی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر تم لوگ (حق سے) کدھر پھرے جارہے ہو؟''

اس آیت میں محل استدلال یہ کلمات ہیں: يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا بَعْدَ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمَاتٍ ثَلٰثٍ، یعنی انسان اپنی ماں کے پیٹ میں پرورش پاتا ہے اور خلق بعد خلق، سے مراد یہ ہے کہ نطفہ سے لے کر مکمل انسانی شکل اختیار کرنے تک تمام مراحل تخلیق ماں کے پیٹ ہی میں طے پاتے ہیں۔ لیکن ٹیوب کی صورت میں چند ہفتے یا چند ماہ تخلیق کا ایک مرحلہ ماں کے پیٹ سے باہر طے ہوگا۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک غیر فطری بلکہ غیر شرعی طریقہ ہوگا۔

(۷) ﴿وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهُ وَقَدْ أَفْضٰى بَعْضُكُمْ إِلٰى بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾ (النساء:۲۱)

''اور تم اسے کیسے واپس لے سکتے ہو، جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کر چکے ہو۔ اور وہ تم سے (نکاح کے وقت مہر ونفقہ کا) پکا قول لے چکی ہیں۔''

محل استدلال یہ جملہ ہے: وَقَدْ أَفْضٰى بَعْضُكُمْ إِلٰى بَعْضٍ، اس آیت میں براہِ راست جنسی تعلق کا ذکر کیا گیا ہے جو ایک فطری امر ہے۔ لہٰذا براہ راست جنسی تعلق کے علاوہ کوئی بھی طریقہ غیر فطری تصور ہوگا۔

(۸) ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ:۲۲۳)

''تمہاری بیویاں (گویا) تمہاری کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ۔''

اس آیت میں بھی براہِ راست مباشرت کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، اس آیت کی بنیاد پر جس طرح عورت کے ساتھ لواطت غیر فطری فعل ہوگا، اور حرام ٹھہرایا جائے گا اسی طرح 'ٹیسٹ ٹیوب بے بی' کے

طریقہ کار کو بھی غیر فطری ہونے کی بنا پر حرام قرار دیا جائے گا۔

(۹) ﴿فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ، وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (البقرہ:۱۸۷)

''سواب روزوں میں (رات کے وقت) ان سے ہم بستر ہوسکتے ہو، اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، اس (کے حاصل کرنے) کی خواہش کرو۔''

یہاں بھی طلب اولاد کو براہِ راست مباشرت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور طلبِ اولاد کے لئے مباشرت کو لازمی قرار دیا گیا ہے کیونکہ باشروهن امر کا صیغہ ہے جو اپنے اصلی استعمال کے لحاظ سے وجوب پر دلالت کرتا ہے۔

(۱۰) ﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجاً لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا، وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً﴾ (الروم:۲۱)

''اور اس کی (قدرت) کی نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو اور اس نے تم (میاں بیوی) کے درمیان محبت و ہمدردی پیدا کردی۔''

رشتہ ازدواج کے مقاصد بیان کرتے ہوئے بیوی کو سکون کا ذریعہ اور شادی کو باہمی الفت ومحبت کے قیام کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ لیکن ٹیوب کا طریقہ جب عام رائج ہوجائے تو محبت و الفت کا یہ تعلق ختم ہوجائے گا۔

(۱۱) ﴿هُوَالَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهِ......الآية﴾ (الاعراف:۱۸۹)

''اور وہ (اللہ) ہی ہے جس نے تمہیں تن واحد سے پیدا کیا، اور اس کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا، تاکہ وہ اس کے پاس سکون حاصل کرے۔ پھر جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا تو عورت کو ہلکا سا حمل رہ گیا۔ پھر وہ اسے لئے چلتی پھرتی رہی۔''

فلما تغشّٰها حملت حملا خفيفا سے ظاہر ہوا کہ فطری طریقہ یہی ہے کہ بیوی کے ساتھ براہِ راست جنسی تعلق قائم کیا جائے۔

(۱۲) ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ، إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ، فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ﴾ (المعارج:۲۹،۳۰)

''جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں یا اپنے لونڈیوں کے کہ (ان سے زناشوئی میں) ان پر کوئی الزام نہیں، لیکن جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو ایسے ہی لوگ حد سے گزر جانے والے ہیں۔''

یہاں جنسی تعلق کے صرف دو طریقے بتائے گئے ہیں یعنی بیوی یا لونڈی سے اتصال کیا جائے،

اس بنیاد پر تمام طریقے لواطت، جلق، عزل سب ناجائز ہوں گے۔ اسی طرح ٹیوب کا طریقہ بھی ناجائز ہوگا، کیونکہ اس کے لئے مادہ تولید مرد سے کشید کرنے کے لئے عزل کا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا، جو کہ ناجائز ہے اور اس کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔

(۱۳) ﴿لَعَنَهُ اللّٰهُ، وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا، وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ، وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا﴾ (النساء: ۱۱۸، ۱۱۹)

''جس (شیطان) پر اللہ کی لعنت ہے، اور جس نے (اللہ تعالیٰ سے) کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے (نذر و نیاز) کا ایک مقرر حصہ لے کر رہوں گا۔ ان کو بہکاؤں گا، ان کو آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور انہیں حکم دوں گا، تو وہ میری ہدایت کے مطابق جانوروں کے کان چیرا کریں گے اور انہیں حکم دوں گا تو وہ (میری ہدایت کے مطابق) اللہ کی خلقت میں تبدیلی کریں گے اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنائے، وہ صریح گھاٹے میں ہے۔''

ان آیاتِ مذکورہ کو پڑھنے کے بعد یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ ان آیات میں فطری نظام تخلیق کا بیان ہے، لیکن اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ دوسرا کوئی طریقہ ناجائز ہے؟ جواب یہ ہے کہ آخری آیات میں فطری نظام تخلیق تبدیل کرنے کو شیطانی طریقہ قرار دیا گیا ہے۔ آیت کے الفاظ ﴿وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیوب کا یہ طریقہ محض علاج نہیں ہے بلکہ فطری نظام تخلیق کے مقابلہ میں شیطانی طریق کار ہے، جس کے مفاسد زیادہ اور منافع کم ہیں۔ علماء اصول کا ایک مشہور ضابطہ ہے کہ درء المفاسد مقدم علی جلب المنافع یعنی مفاسد (خرابیوں) کو دور کرنا، منافع کے حصول پر مقدم ہے۔ اس بنا پر اس طریق کار کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا۔[☆]

ایک شبہ کا ازالہ

کہا جاسکتا ہے کہ آپریشن کے طریقہ سے بھی بچے کی پیدائش ہوتی ہے، یہ بھی تو غیر فطری طریقہ ہے اسے کیسے جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟

جواب اس کا یہ ہے کہ آپریشن کا طریقہ وہاں اختیار کیا جاتا ہے جہاں موت کا خطرہ ہو، اور طبعی طور پر بچے کی پیدائش ناممکن ہو۔ ظاہر ہے اس موقع پر ماں کی جان بچانے کے لئے اضطراری طور پر یہ آپریشن کیا جاتا ہے۔ حسبِ ذیل آیت کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

☆ فطری طریقوں کے مقابلے میں مصنوعی طریقوں کو رواج دینے سے پرہیز کی حد تک محترم موصوف کا موقف مستحسن ہے تاہم رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ کی طرف سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی متنوع صورتوں کے بارے میں سوالات کے جواب میں ادارۂ محدث کا موقف تفصیل کے ساتھ محدث جلد ۱۸، عدد ۴ میں شائع ہوچکا ہے جسے مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ نے علماء کے ایک علمی مباحثہ کے بعد ترتیب دیا تھا۔ وضاحتِ فتویٰ کے لئے اسے دیکھ لینا مناسب ہوگا۔ (ادارہ)

﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة:١٧٣)

''البتہ جو شخص بے قرار ہو جائے لیکن وہ حکم عدولی کرنے والا نہ ہو، اور نہ حدِ ضرورت سے تجاوز کرنے والا ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔''

جان بچانے کے لئے آپریشن کا طریقہ اختیار کرنے پر 'ٹیسٹ ٹیوب بے بی' کو قیاس نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اولاد کے حصول کو مجبوری یا اضطراری حالت قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ایسا بانجھ شخص علاج کے دوسرے طریقے اختیار کرسکتا ہے، لیکن جدید طریقہ حرام کاری کا ذریعہ بن سکتا ہے، اس لئے ایک مؤمن اس کے جواز کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اس طریقہ کو جائز قرار دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے انسان کو حیوانات کے درجہ تک گرا دیا ہے۔ اس صورت میں یقیناً ہم اس آیت کے مصداق ٹھہریں گے:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنْسَانَ فِىْ أَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ﴾ (التین:۴،۵)

''بیشک ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا پھر اسے نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا۔'' اس معکوس ترقی سے کون بچ سکتے ہیں؟ فرمایا:

﴿إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ﴾ (التین:٦)

''مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے''

یہاں بطورِ شاہد کے اس حدیث کو ذکر کر دینا بھی مناسب ہوگا جس میں ایسے شخص پر لعنت فرمائی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے تخلیقی نظام کو تبدیل کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لعن الله الواشمات والمؤتشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن، المغيرات خلق الله (صحیح بخاری، نمبر۴۸۸۶، کتاب التفسیر، سورۃ الحشر)

''اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے: (۱) گوندنے والی، (۲) گدوانے والی، (۳) چہرہ کے بال اکھاڑنے والی، (۴) خوبصورتی کے لئے دانتوں کے درمیان سوراخ کرنے والی، اللہ تعالیٰ کی تخلیق (ساخت) کو بدلنے والی عورتوں پر۔''

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے

''اللہ تعالیٰ نے لعنت کی بال ملانے والی پر، بال ملوانے والی پر اور گوندنے والی اور گوندوانے والی پر، یعنی اصل بالوں پر اضافہ کرتے ہوئے مصنوعی بال لگانے والی عورت ملعون ہے۔''

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس ساخت پر پیدا کیا ہے اس میں تغیر وتبدل جائز نہیں ہے۔ یہ تبدیلی وہیں ہوسکتی ہے جہاں شرعی طور پر کوئی جواز نکلتا ہو۔ یہی معاملہ فطری نظامِ تخلیق کا ہے کہ اس میں تغیر جائز نہیں ہے۔

ایک اور اشکال

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہوں، وہ اس کے لئے حلال نہیں ہوسکتی تاوقتیکہ کوئی دوسرا آدمی اس سے نکاح نہ کرلے اور پھر اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے، تو اس طرح سے وہ پہلے شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے جیسا کہ فرمایا ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ ...... اور حدیث میں ارشادِ نبوی ہے کہ محض نکاح (عقد) کافی نہیں ہے بلکہ لذتِ جماع کا حصول بھی ضروری ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

حتی یذوق من عسیلتها کما ذاق الأول (تفسیر ابن کثیر: ۱/۲۷۸ بحوالہ بخاری، مسلم)

''دوسرا خاوند اسی طرح اس سے لذتِ جماع حاصل کرلے جس طرح پہلے خاوند نے کیا تھا۔''

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ اگر ٹیوب میں ایسی عورت کا بیضہ اور مرد کا مادۂ تولید جمع ہوجائے یعنی شوہر ثانی کے مادۂ تولید کا تجربہ ناکام ہوجائے یعنی کوئی اولاد نہ ہو تو کیا عورت اپنے پہلے شوہر سے دوبارہ نکاح کرسکتی ہے یا اس کے لئے اس حدیث میں ہی فطری نظامِ تخلیق کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ اس بنا پر تخم ریزی کا عمل شیطانی طریقہ کار ہوگا۔ ☆☆

شادی بیاہ کا انتہائی خوبصورت دیدہ زیب تحفہ

تفسیر **تیسیر القرآن** اُردو

انتہائی آسان، عام فہم ترجمہ، تفسیری حاشیہ

اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں!

پبلشنگ: سعودی عرب ...... پرنٹنگ: بیروت

مکتبۂ اسلامی پریس : عقب A-409 رحمان پورہ، لاہور فون: 7564542

ضروری اعلان : حسبِ سابق امسال بھی 'اسلامک انسٹیٹیوٹ' کے زیراہتمام لاہور میں ۴۵ مقامات پر خواتین کی باجماعت نمازِ تراویح کا ادارہ کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے...... اسی طرح ۱۵ سے زائد مقامات پر دورۂ تفسیر بھی کرایا جارہا ہے۔ خواہشمند خواتین دفتر رابطہ کرکے اپنے قریبی مرکز میں پہنچنے کی کوشش کریں۔ فون: 5852897